Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies (MJIS)
ISSN: 3007-3812 (Print) | 3007-3820 (Online)
(January-June) 2026, 4:1 (50-67)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جنوری–جون ۲۰۲۶ء) ۴:۱

کاسمیٹکس وزیوارت میں حرام حیوانی اجزاء کے استعمال کا شرعی جائزہ

A Sharīʿah Analysis of the Use of Prohibited Animal-Derived Ingredients in Cosmetics and Beauty Products

Dr. Abul Hassan Muhammad Shah[a] & Zia-ul-Mustafa[b]
[a] Dean Faculty of Social Sciences, Al-Karam International Institute Bhera, Pakistan
[b] Lecturer, Dar-ul-Uloom Muhammadiyah Ghousia, Bhera Sharif, Pakistan
corresponding email: ranazia8192@gmail.com

How to cite: Dr. Abu-al-Hassan Muhammad Shah&Zia-ul-Mustafa *"A Sharīʿah Analysis of the Use of Prohibited Animal-Derived Ingredients in Cosmetics and Beauty Products,," Mohi-ud-Journal of Islamic Studies 4, no. 1 (2026): 50-.67.*

ABSTRACT
The rapid expansion of the cosmetics and beauty industry has resulted in the widespread use of animal-derived ingredients in cosmetics, personal care products, and ornaments. While many of these ingredients originate from lawful sources, others are obtained from animals or animal by-products that are prohibited (*ḥarām*) under Islamic law. This development has raised significant Sharīʿah concerns regarding the permissibility of using such products, particularly among Muslim consumers. This study aims to examine the Sharīʿah rulings governing in this regard by analyzing the nature, sources, and legal status of these substances in the light of Islamic jurisprudence. The research adopts a qualitative and analytical methodology based on the Qur'ān, Sunnah, classical Ḥanafī juristic literature, and contemporary scholarly discussions. It investigates the use of animal fat, skin, bones, hair, blood, excreta, ivory, and insect-derived substances in cosmetic products and ornaments, while distinguishing between blood-bearing and non-blood-bearing animals and examining the legal effects of slaughter, tanning, purity (ṭahārah), and impurity (*najāsah*). The findings reveal that Islamic law does not assign a uniform ruling to all animal-derived ingredients. The study emphasizes the necessity of ingredient transparency, Sharīʿah-compliant manufacturing practices, and increased consumer awareness to promote the development and use of authentic halal cosmetics and beauty products.
Keywords: Cosmetics beauty, Ingredients, Animal-derived, Islamic Shariah, Analysis

Mention in the table a brief sketch of Second author's Contribution:- (Maximum two Authors allowed only)
First Author and Second Author have written this article together, in which the availability and the order of the contents, the acquisition of references, the conclusions, both first and second author are equal partners in all these matters.

C
All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

تمہید

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم کے ساتھ تخلیق فرمایااور اسے وہ حسن و زیبائی عطا فرمائی جو کسی بھی دوسری مخلوق کو عطاء نہیں ہوئی۔اس جسم کے خد و خال،اس کی رنگت،اس کے نین،اس کے بال وریش،اس کے لب و دندان،اس کے رخسار غرضیکہ سر تا پا ہر چیز کی خوبصورتی وحسن ترتیب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی گواہ ہے۔لیکن اس کے باوجود انسان دوسرے انسانوں کے مقابلے میں حسین سے حسین تر نظر آنے کا خواہاں ہوتا ہے۔انسان پیدائش سے بڑھاپے تک مختلف مراحل سے گزرتا ہےاور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی ہیئت میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔معاملات حیات میں اشتغال،زندگی کے اتار چڑھاواس کے ظاہری حسن پر اثرانداز ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اپنے حسن کو برقرار رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔نیز زندگی کے کچھ خاص مسرت بھرے لمحات اوراسلامی و قومی تہواروں پر انسان خاص طور پر سجتا سنورتا ہے۔جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو استعمال میں لاکر انسان زیب وزینت اختیار کرتا ہے۔زمانہ قدیم میں مرد کی زیب وزینت روغنیات وعطریات کے ساتھ ہوتی تھی جب کہ عورت ان اشیاء کے ساتھ ساتھ آرائش ومشاطگی کی مختلف اشیاء جیسے سرمہ،کاجل،مہندی،سیم وزر اور قیمتی پتھروں سے منقش ومزین زیورات کا استعمال بھی کرتی تھی۔دور قدیم میں ان اشیاء کا حصول بڑا سادہ تھا اور زیادہ اشیاء کی آمیزش نہیں تھی۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دیگر معاملات حیات کے ساتھ ساتھ زیب وزینت کے معاملے میں بھی جدت آئی۔قدرتی اشیاء میں بہت سی مصنوعی اشیاء کا امتزاج ہونے لگااورزیورات سیم وزر تک محدود نہ رہے بلکہ زیورات کے خام مال میں اور بہت سی اشیاء بھی شامل ہوگئی ہیں۔اور زیبائش کے کام نے اب اتنی وسعت اختیار کرلی ہے کہ باقاعدہ ایک فن اور صنعت کا درجہ حاصل کرلیاہے۔اور مختلف تقریبات کی تیاری کے لئے ماہر مشاطہ کی باقاعدہ خدمات حاصل کی جاتی ہیں اور مہنگے سے مہنگے سامان زیبائش کو استعمال کیاجاتا ہے۔

یہ سامان زیبائش اور زیورات نباتات،جمادات اور حیوانات کے مختلف اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں۔جن حیوانات کے اجزاء ان میں استعمال ہوتے ہیں ان میں سے بعض حلال ہوتے ہیں اور بعض حرام۔پھر حلال حیوانات کے بعض اعضاء نجس ہوتے ہیں اور حرام حیوانات کے بعض اجزاء نجس نہیں ہوتے بلکہ پاک ہوتے ہیں۔اور جس طرح ان کی تیاری مسلم ممالک میں ہوتی ہے اسی طرح ان کی تیاری غیر مسلم ممالک میں بھی ہوتی ہے بلکہ غیر مسلم ممالک میں ان کا حجم بہت زیادہ ہے نیز اس کے بارے میں خبر دینے والے بھی اکثر غیر مسلم ہیں۔مفتی سید عارف علی شاہ نے اپنی کتاب میں اس کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

"ماکولات، مشروبات، ادویات اور کاسمیٹکس سے متعلق حلال انڈسٹری 90فیصد سے زیادہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں ہے"[1]

اور غیر مسلم ان اشیاء کے بارے میں درست خبر نہیں دیتے ہیں س لئے امر کی ضرورت پیش آئی کہ زیب وزینت کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء کا شرعی حکم معلوم کیا جائے۔اس مقالہ میں زیب وزینت کی اشیاء اور زیورات میں اجزائے حیوانیہ کے استعمال کا جائزہ لیا جائے گا کہ کون سے حرام اجزاء ان میں استعمال ہوتے ہیں؟ ان میں سے کون سے نجس ہیں اور کون سے پاک؟ نیز ان کے خارجی استعمال کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اس مقالہ کو مندرجہ ذیل مباحث میں تقسیم کیا جائے گا:

حرام اجزائے حیوانیہ کا سامان زیبائش میں استعمال

حرام اجزائے حیوانیہ کا زیورات میں استعمال

ان کے استعمال کا شرعی حکم

حرام اجزائے حیوانیہ کا سامان زیبائش میں استعمال

سامان زیبائش ومشاطگی کی صنعت کو" کاسمیٹکس انڈسٹری (cismetics industry) کے نام کے طور پر جاناجاتاہے۔اوراس صنعت میں جو مصنوعات تیار ہوتی ہیں ان کے اجزائے ترکیبی(ingredients)میں مختلف حرام حیوانات کے اجزاء کو استعمال کیا جاتا ہے۔ان میں سے بعض حیوانات دموی یعنی بہنے والے خون والے ہوتے ہیں اور بعض غیر دموی یعنی جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا ہے۔ پھر ان حیوانات کے بعض اجزاء پاک ہوتے اور بعض ناپاک ہوتے ہیں۔اس صنعت میں جن جانوروں کے اجزاء کو استعمال ہوتے ہیں ان کی تفصیل کو درج ذیل دو حصوں میں بیان کیا جائے گا۔

دموی حیوانات کے اجزاء کا استعمال

غیر دموی حیوانات کے اجزاء کا استعمال

دموی حیوانات کے اجزاء کا استعمال

جن جانوروں میں بہنے والا خون ہوتا ہے ان میں سے کاسمیٹکس انڈسٹری میں جن حرام حیوانات کے اجزاء کا استعمال ہوتا ہے ان میں گدھا، گھوڑا اورریچھ وغیرہ شامل ہیں جیسا کہ "حلال کاسمیٹکس "نامی کتاب میں تفصیل بیان ہوئی ہے:

---

[1]- مفتی سید عارف علی شاہ ،حلال سرٹیفیکیشن،شریعت کی روشنی میں ، (Halal Studies Center Pakistan)HSCP نومبر2015ء،115

"کاسمیٹکس کے اجزاء کا حصول حلال کے ساتھ ساتھ حرام چیز اس سے بھی کیا جارہا ہے جیسے چکنائی پر مشتمل اجزاء اونٹ، گھوڑے، گدھے، شتر مرغ کے علاوہ خنزیر سے کشید کئے جارہے ہیں اسی طرح ریچھ سے حاصل کئے گئے اجزاء خوشبو اور جلد کے لئے مختلف مقاصد میں استعمال کئے جاتے ہیں"[2]

اس کے ساتھ ساتھ سور کے اجزاء کا استعمال بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر سمیع اللہ فراز نے بیان کیا ہے:

"جیلاٹن بھی کاسمیٹکس میں استعمال ہونے والے مشہور ترین مادوں میں سے ایک ہے جو زیادہ تر سور سے حاصل ہوتا ہے"[3]

پھر ان جانوروں کے جو اجزاء استعمال کئے جاتے ہیں ان میں چربی، خون، کھال، ہڈیاں اور فضلہ شامل ہیں اور ان اشیاء کی بہت زیادہ مقدار استعمال کی جاتی ہے۔ مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس بات کی تحقیق کے لئے کہ غذا، کاسمیٹکس اور ادویات میں کون کون سی حرام اشیاء استعمال کی جاتی ہیں کراچی میں ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔اس ادارے کی رپورٹ کے مطابق کاسمیٹکس انڈسٹری کی 185 مصنوعات ایسی ہیں جن میں حرام حیوانات کے مختلف اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اس رپورٹ کو ایک قومی اخبار نے مندرجہ ذیل انداز سے شائع کیا۔

بین الاقوامی مرکز برائے کیمیائی وحیاتیاتی علوم (آئی سی سی بی ایس) جامعہ کراچی کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال چوہدری نے کہا ہے کہ:"

صنعتی تجزیاتی مرکز میں قائم خصوصی حلال تجرباتی لیبارٹری نے غذا، کاسمیٹکس، ادویات میں موجود غیر حلال اجزاء کی تجزیاتی سروس بھی شروع کر دی ہے۔۔۔انھوں نے مصنوعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا صرف کاسمیٹک میں ہی بہت سے اجزاء حرام یا حلال جانوروں کے شامل کئے جاتے ہیں جیسے کہ فیس ماسک، باڈی لوشن، صابن، واشنگ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ، شیونگ برش اور دیگر 185 ایسے پروڈکٹس ہیں جو خنزیر کی چربی، خون، بال اور چمڑی سے بنتے ہیں"[4]۔

سامان زیبائش میں مختلف حرام دموی حیوانات کے جن جن اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

حرام دموی حیوانات کی چربی

حرام دموی حیوانات کے جن اجزاء کو میک اپ کی مختلف اشیاء میں استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے ایک ان حیوانات کی چربی ہے۔اوراس کی بنیادی وجہ یہ کہ کاسمیٹکس کی بہت ساری اشیاءخشک جلد کو

2- محمد احسن اویسی، حلال کاسمیٹکس،(کراچی: اسلامک ریسرچ سنٹر،2024ء)،10۔

3- ڈاکٹر محمد سمیع اللہ فراز، کاسمیٹیکس کے اجزاء کے کیمیائی وطبی خواص ومضرات، تحقیقی مجلہ "تناظر"، جلد1، شمارہ2، ص6۔

4- روزنامہ جنگ، کراچی، 22فروری2016ء، جلد نمبر80، شمارہ نمبر53۔

چکنا کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں اس مقصد کے حصول کے لئے ان اشیاء میں میں چکنائی کی ضرورت ہوتی ہے اور چربی میں چونکہ چکنائی زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا استعمال کاسمیٹکس انڈسٹری کی بہت ساری مصنوعات میں کیاجاتاہے۔ چونکہ حلال حیوانات کی چربی کو اشیائے خوردنی میں ایک جز طورپر استعمال کرلیاجاتاہے اس لئے ان کی چربی سامان زیبائش میں استعمال کے لئے کم میسر آتی ہے جس کے نتیجے میں اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حرام حیوانات سے چربی کے حصول کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ چربی مختلف حرام دموی جانوروں سے حاصل کی جاتی ہے۔ عصر حاضر میں حرام حیوانات میں سے زیادہ تر جن حیوانات کی چربی استعمال کی جاتی ہے ان میں ایک حیوان سور ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر اقصیٰ طارق نے اپنے ایک مقالہ میں بیان کیاہے:

"کاسمیٹکس میں سور کی چربی کا استعمال بعض مصنوعات جیسے کہ موئسچرائزر، لپ بام اور فاونڈیشن میں ہوتاہے"[5]

اسی کو مزید وضاحت سے ڈاکٹر سمیع اللہ فراز نے بیان کیاہے:

"سٹےئرک ایسڈ یاسٹے ٹرائل الکحل نامی کیمیکلز اکثر اقسام کے موئسچرائزر، کلینزرز، ایکسفولی ایٹرز، ٹونرز، ماسک اورآفٹر شیو میں پائے جاتے ہیں اور اکثر اوقات یہ سور کی چربی سے کشید کئے جاتے ہیں"[6]

ہڈیاں

حرام حیوانات کی ہڈیوں سے عموماجیلاٹن تیار کی جاتی ہے اس کا استعمال جس طرح غذائی اور طبی مصنوعات میں ہوتاہے ویسے ہی سامان زیبائش میں بھی اس کا استعمال کیاجاتاہے۔

جیسا کہ ڈاکٹر سمیع اللہ فراز نے بیان کیاہے:

"میک اپ کی اکثر اشیاء میں حیوانی چربی بالخصوص جیلاٹن نامی بے رنگ مادہ استعمال کیاجاتاہے"[7]

اور یہ جیلاٹن نامی مادہ حیوانی ہڈیوں سے تیار کیاجاتاہے۔ جیسا کہ "اراکین شعبہ شرعی تحقیق سنحا حلال ایسوسی ایٹ پاکستان" کی ایک کتاب میں ہے:

"جیلاٹن ہڈی کا اہم جز ہے، جسے بہت ہی احسن طریقہ سے ہڈی سے صرف الگ کیاگیاہے"[8]

---

5 - اقصی طارق، کاسمیٹکس میں شامل مصنوعی اجزائے ترکیبی کی شرعی حیثیت: تجزیاتی مطالعہ، مجلہ الرقیم جلد3، شمارہ1، جنوری تاجون2025، ص8۔

6- ڈاکٹر محمد سمیع اللہ فراز، کاسمیٹیکس کے اجزاء کے کیمیائی وطبعی خواص ومضرات، تحقیقی مجلہ "تناظر"، جلد1، شمارہ2، ص6

7- ڈاکٹر محمد سمیع اللہ فراز، کاسمیٹیکس کے اجزاء کے کیمیائی وطبعی خواص ومضرات، تحقیقی مجلہ "تناظر"، جلد1، شمارہ2، ص6

8- اراکین شعبہ شرعی تحقیق، حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات، Shari,ah Research Department 191:1،SANHA Hlal Associates Pakistan(Pvt)Ltd

کھال

حیوانات کی کھال کا استعمال مختلف ادوار میں مختلف انداز سے ہوتا چلا آرہا ہے۔اس سے جوتے، جیکٹس، بیگ، خیمے اور دیگر استعمال کی اشیاء بنائی جاتی تھیں۔ لیکن موجودہ سائنسی اور ترقی یافتہ دور میں اس کا استعمال ایک ایسے انداز سے ہو رہا ہے جو پہلے ادوار میں بہت کم ملتا تھا۔ مختلف دموی حیوانات کی کھال کو اب کاسمیٹکس انڈسٹری میں استعمال کیا جارہا ہے۔ان حیونات میں سے حرام حیوانات بھی ہیں اور حلال حیوانات بھی۔ جن حرام حیوانات کی کھال سے یہ مصنوعات تیار کی جاتی ہیں ان میں سے ایک گدھا ہے جس کی کھال کو استعمال کیا جارہا ہے۔اس کی کھال سے مختلف قسم کی کریمیں تیار کی جارہی ہیں اس بات کو ڈاکٹر سمیع اللہ فراز نے اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں اس طرح بیان کیا ہے:

"گدھے کی کھالیں چہرے کی جھریوں کو دور کرنے والی کریموں اور خواتین کی زیبائش کے لئے استعمال ہونے والی دیگر اشیاء بنانے میں استعمال کی جاتی ہیں"[9]

بیرون ممالک میں چین ایسا ملک ہے جہاں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔اور اس کی کھالوں کی تجارت سے اچھا خاصا نفع حاصل کیا جارہا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل خبر میں بیان کیا گیا ہے:

"خیال رہے کہ چین میں گدھوں کی کھال کا کاروبار خاصا منافع بخش سمجھا جاتا ہے جہاں اسے مختلف قسم کی کریمیں بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے"۔[10]

بیرون ممالک کے علاوہ پاکستان کے مختلف صوبوں میں بھی گدھے کی کھال کو کاسمیٹکس انڈسٹری کی مختلف مصنوعات میں استعمال کیا جانے لگا جس کی وجہ سے قانون ساز اداروں کو اس کے خلاف اقدام کرنے کی ضرورت پیش آئی اور پنجاب اسمبلی کی ایک خاتون رکن نے پنجاب اسمبلی میں اس کے خلاف قرارداد پیش کی اور مصنوعات میں حرام جانوروں کے اجزاء کے استعمال پر پابندی کا مطالبہ کیا۔ جیسا کہ ایک قومی اخبار کی مندرجہ ذیل خبر میں بیان کیا گیا ہے:

"پنجاب میں مردار، مضر صحت اور حرام جانوروں کے گوشت کی اطلاعات کے بعد اب گدھے کی کھال کا کاسمیٹکس کی تیاری میں استعمال کا انکشاف ہوا ہے جس کے خلاف پاکستان تحریک انصاف نے پنجاب اسمبلی میں قرارداد پیش کر دی۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے تحریک انصاف کی رکن ناہید نعیم کا

9- ڈاکٹر محمد سمیع اللہ فراز، کاسمیٹکس کے اجزاء کے کیمیائی وطبعی خواص ومضرات، تحقیقی مجلہ "تناظر"، جلد 1، شمارہ 2، ص 5

10- https://www.google.com/amp/s/www.bbc.com/urdu/pakistan-39555502.amp

کہنا تھا کہ حرام جانور کو پاکستان جیسے اسلامی ملک میں اشیا کی تیاری میں استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے حکومت سے اس معاملے پر فوری پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔"[11]

جس طرح جیلاٹن ہڈی سے بنایا جاتا ہے اسی طرح اس کے بنانے میں بھی کھال کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ "اراکین شعبہ شرعی تحقیق سنحا حلال ایسوسی ایٹ پاکستان" کی ایک کتاب میں ہے:

"جیلاٹن ہڈی یا کھال سے حاصل کئے گئے ایک گاڑھے مادہ کا نام ہے"[12]

فضلہ

حیوانات کے فضلے سے مراد جانوروں کا پیشاب اور پاخانہ وغیرہ ہے۔ دور قدیم میں اس کو فصلوں کی کھاد یا اپلوں کی صورت میں بطور ایندھن کے استعمال کیا جاتا تھا لیکن موجودہ دور میں اس کا بھی استعمال سامان زیبائش میں کیا جارہا ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت میں گائے کو مقدس جانور سمجھا جاتا ہے اور اس کے پیشاب کو داخلی اور خارجی استعمال کی اشیاء میں ملایا جاتا ہے۔ بھارت کی ایک مشہور کمپنی اس کو اپنی مختلف مصنوعات میں استعمال کرتی ہے جن میں تیل، صابن، وغیرہ شامل ہیں اور اس کمپنی نے ان اشیاء کے اجزائے ترکیبی کی فہرست میں گائے کے پیشاب کے استعمال کا اظہار کیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل اقتباس میں بیان ہوا ہے:

> "Patanjali manufactures around 650-700 ayurvedic and herbal products out of which cow urine is used in only five items.It is clearly mentioned in the ingredients list of the products in which cow urine is used," the company said in a statement.Out of the five products, three are used in external applications and two for consumption. These are 'Kayakalp Taila', 'Panchgavya' soap, 'Shudhi' phenyl, 'Gowdhan Ark' and 'Sanjivni vati'."[13]

غیر دموی حرام حیوانی اجزاء کا استعمال

جن غیر دموی حیوانات کے اجزاء کو کاسمیٹکس کی مختلف اشیاء میں استعمال کیا جاتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کوچنیل

11- روزنامہ پاکستان، 4 ستمبر 2015ء

12- اراکین شعبہ شرعی تحقیق، حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات، Shari,ah Research 185:1،Department SANHA Hlal Associates Pakistan(Pvt)Ltd

13- https://www.ndtv.com/india-news/day-after-fatwa-ramdevs-patanjali-says-cow-urine-used-in-5-products-1260812

یہ حشرات الارض میں سے ہے۔اس کا رنگ گہرا لال ہوتا ہے۔مادہ کیڑے کو اس کے انڈوں سمیت کچل کر ایک مادہ حاصل کیا جاتا ہے جس کا رمائن کہا جاتا ہے ۔اس کو بناؤ سنگھار کی اشیاء میں لال رنگ لانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے لپ اسٹک اوراس جیسی دوسری اشیاء۔

یورپی ممالک میں مصنوعات کے اجزائے ترکیب(ingredients)کا پورا نام لکھنے کے بجائے ان کا مخفف لکھا جاتا ہے اورر اس کے لئے انگریزی زبان کے حروف تہجی میں سے E کا استعمال کیا جاتا ہے۔اور ساتھ اس کے اجزائے ترکیبی کے نمبر استعمال کئے جاتے ہیں اور ان مخفف ناموں کو E cods کہا جاتا ہے۔ان کو ای نمبرز بھی کہا جاتا ہے۔اس رنگ کا ای کوڈ 120 ہے۔

زیورات میں حرام حیوانی اجزاء کا استعمال

کھال

قدیم دور سے کھال کا استعمال زیورات میں ہو رہا ہے۔اس سے زیورات کی ڈوریاں وغیرہ بنائی جاتی تھیں۔ لیکن موجودہ دور میں زیورات میں اس کا استعمال ذرا مختلف انداز سے ہو رہا ہے۔اس سے زیورات کی ڈوریاں بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف اقسام کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔اوراس مقصد کے لئے ہاتھی جیسے جانور کی کھال کو استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے ساتھ کسی اور چیز کو ملائے بغیر گلے اور ہاتھ کے زیورات ہار اور کنگن بنائے جاتے ہیں۔نیز اس کو رنگ اور پالش کرنے کے بعد دھات کے زیورات میں پتھر اور شیشے کے نگوں اور موتیوں کی جگہ استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل خبر میں بیان کیا گیا ہے:

> "ہاتھی کی کھال کو خشک کر کے پاؤڈر بنایا جاتا ہے فیشن انڈسٹری بھی زیورات کی تیاری کے لیے اسے خریدتی ہے۔ہاتھی کی کھال کو کبھی کبھی دانوں کی صورت دے کر ان سے کنگن اور ہار بنائے جاتے ہیں جبکہ پالش کی گئی کھال کے مستطیل ٹکڑوں کو نگوں کی طرح بھی استعمال کیا جاتا ہے"[14]

ہڈیاں

مختلف حیوانات کی ہڈیوں کو قدیم زمانے میں سے زیورات کی تیاری کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔پرانی تہذیبوں کے آثار کے دریافت ہونے سے اس کا علم ہوا ہے ۔ورلڈ بینک کی مدد سے 1992ء میں چولستان کے علاقے میں محکمہ آثار قدیمہ نے سروے کیا۔اس سروے کے دوران جس طرح دیگر آثار دریافت ہوئے اسی طرح قدیم زمانے کے ہڈیوں سے بنے زیوارت بھی ملے۔جیسا کہ ایک قومی اخبار میں کے شائع کردہ سروے رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔

14- https://www.google.com/amp/s/www.bbc.com/urdu/science-49293954.amp

"ورلڈبینک کی مالی امداد سے1992میں محکمہ آثار قدیمہ کی ٹیم نے چولستان کے1800مربع کلو میٹر رقبہ کاسروے کیا اس سروے کے دوران 6ہزار سال پرانی تہذیبوں کے آثار دریافت ہوئے۔۔۔ ان آثار میں مٹی کے کھلونے، ہتھکڑیاں، مٹی کے برتن، ہڈیوں سے بنے زیورات وغیرہ شامل تھے۔"[15]

اسی طرح بھنبھور کے علاقے سے بھی جو قدیم زمانے کے آثار ملے ہیں ان میں حیوانات کی ہڈیوں سے بنائے گئے زیورات بھی شامل ہیں۔اور ان کی بناوٹ اور مقدار سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان کی تیاری صنعتی سطح پر ہوتی تھی۔اور ان اشیاء کو تیار کرنے والے کارخانے اور کاریگر موجود تھے جیسا کہ ایک اخبار کی مندرجہ ذیل رپورٹ میں تحریر کیا گیا ہے:

> " کچھ ایسے آثار بھی ملے جنہیں دیکھ کر ماہرین کی رائے ہے کہ بھنبھور میں ہاتھی دانت، مٹی، صدف، قیمتی پتھر اور جانوروں کی ہڈیوں سے زیورات اور دیگر اشیاء بنانے والے کارخانے اور کاریگر موجود تھے۔"[16]

ہاتھی دانت

ہاتھی کے دانت کا شمار ایسی چیزوں میں ہوتا ہیں جن کا استعمال قدیم ادوار سے ہو رہا ہے۔انسانی زندگی نے ارتقاء کی بہت سی منازل طے کی ہیں لیکن ہاتھی دانت کے استعمال میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے بلکہ جس طرح قدیم زمانے میں اس کا استعمال کیا جاتا تھا ویسے ہی موجودہ دور میں اس کا ستعمال ہو رہا ہے۔باقی اشیاء کے علاوہ اس کا استعمال زیوارت میں بھی ہو رہا ہے اور اس کی طلب دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

اور اس معاملے میں براعظم ایشیاء اور براعظم افریقہ آگے آگے ہیں۔جیسا کہ مندرجہ ذیل رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے:

> "براعظم ایشیا میں آرائشی مصنوعات اور زیورات میں ہاتھی دانت کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔وہاں ایک ایسا امیر طبقہ وجود میں آرہا ہے، جس کی قوت خرید بڑھتی جارہی ہے۔ہاتھی دانت کی طلب میں براعظم افریقہ میں بڑھتی ہوئی چینی سرمایہ کاری اور وہاں کے وسائل سے استفادے کے باعث بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔"[17]

ہاتھی کے بال

15۔ روزنامہ پاکستان، 23اپریل2022ء۔

16۔ https://www.google.com/amp/s/jang.com.pk/amp/989026

17۔ https://www.google.com/amp/s/amp.dw.com/ur

پہلے زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مرا ہوا ہاتھی سوا لاکھ کا ہوتا تھا اب زندہ ہاتھی بھی سوا لاکھ کا ہو گیا کیونکہ پہلے صرف اس کے دانت زیادہ استعمال کی وجہ سے مہنگے فروخت ہوتے تھے جن کا حصول اس کی موت کے بغیر ممکن نہ تھا لیکن اب اس کے بال کو بھی زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے جن کو اس کے زندہ رہنے کے ساتھ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے اور ایک بال کی قیمت 20 امریکی ڈالر ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل خبر میں بتایا گیا ہے:

"ہاتھی کی دم کا ایک بال 20 امریکی ڈالر میں فروخت ہوتا ہے۔ مرد و خواتین ہاتھی کے دموں کے بال زیورات کی تیاری میں استعمال کرتے ہیں۔"[18]

ان اشیاء میں ہونے والے اجزاء کے استعمال کا حکم

بناؤ سنگھار کے سامان اور زیورات کا استعمال چونکہ داخلی نہیں ہوتا بلکہ خارجی ہوتا ہے اس لئے ان میں استعمال ہونے والے حرام اجزائے حیوانیہ کے صرف داخلی استعمال کے حکم کو زیر بحث لایا جائے گا۔

مندرجہ بالا بحث میں بیان ہونے والے اجزاء کو حکم کے اعتبار سے مندرجہ اقسام ہیں۔

دموی حیوانات کے اجزاء کے استعمال کا حکم

حرام دموی حیوانات میں سے جن اجزاء کا کاسمیٹکس انڈسٹری میں استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک کا الگ الگ شرعی حکم سطور ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

چربی

مندرجہ بالا بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سامان زیبائش میں سور، گدھے اور دیگر حرام دموی حیوانات کی چربی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر سور کے علاوہ باقی حیوانات کو شرعی طریقہ سے ذبح کر لیا جائے تو اس کا خارجی استعمال جائز ہوتا ہے لیکن اگر ان کو شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو یا سور کی چربی ہو تو دیکھا جائے گا اس چیز کے باقی اجزائے ترکیبی کے مقابلے میں اگر یہ چربی زیادہ ہے یا برابر ہے تو اس کا استعمال کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہو گا۔ نیز اگر کسی نے ایسی مصنوعات کا استعمال کیا تو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہو گا جیسا کہ محرر مذہب نعمانی امام محمد علیہ الرحمۃ نے مندرجہ ذیل عبارت بیان کیا ہے:

" وَلَو كَانَ ودك الْميتَة أَو شَحم الْخِنْزِير هُوَ الْغَالِب على الزَّيْت أَو كَانَا سَوَاء لَا يغلب وَاحِد مِنْهُمَا على صَاحبه لم يَنْبغ أَن ينْتَفع بِشَيْء مِنْهُ وَلَا يُبَاع وَلَا يستصبح بِهِ وَلَا يدهن بِهِ جلد" [19]

---

18 - روزنامہ پاکستان، 27 ستمبر 2018ء۔

19 - ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن فرقد شیبانی (م 189ھ)، الأصل المعروف بالمبسوط، (إدارۃ القرآن والعلوم الإسلامیۃ– کراتشی، س ن) 3:19۔

اوراگر مردار یاخنزیر کی چربی تیل پر غالب ہو یاوہ دونوں برابر ہوں کوئی ایک دوسرے پر غالب نہ ہو تواس سے کسی قسم کا بھی نفع نہیں اٹھاناچاہئے نہ اسے بیچاجائے نہ اس سے چراغ جلایاجائے اور نہ ہی اس سے جلد کو تیل لگایاجائے۔

اس اقتباس سے ایسی مصنوعات کاحکم واضح ہو جاتاہے کہ جن می مردار یاخنزیر کی چربی اگر دوسری اشیاء کے ساتھ مل جائے اوراس چربی کاان اشیاءپر غلبہ ہو یاچربی دوسری اشیاء کے برابر ہو تو ان کی خرید وفرخت اوران کاہر قسم کااستعمال درست نہیں ہے۔

اوراگر اس چیز کے باقی اجزائے ترکیبی کے مقابلے میں چربی کم ہو تو اس چیز کاخارجی استعمال جائز ہو گا۔جیساکہ امام برہان الدین بخاری نے مندرجہ ذیل عبارت میں بیان کیاہے:

وإن كانت الغلبة للزيت لا يحل الأكل، ويحل ما عداه من الاستعمال، ودبغ الجلد به والبيع شرط أن يبين عنده.[20]

(اوراگر تیل غالب ہوتو اس کاکھانا حلال نہیں ہے اور کھانے کے علاوہ اس کااستعمال جائزہےاور اس کے ساتھ کھال کی دباغت کی جاسکتی ہے اور بیچتے وقت اس کوبیان کرناضروری ہے۔)

اس عبارت سے ان اشیاء کا حکم معلوم ہوگیا جن میں حرام جانورکی چربی دوسری اشیاءکے ساتھ ملے اوردوسری اشیاءکااس چربی پر غلبہ ہو توان کاخارجی اور بیرونی استعمال بھی جائزہے اور بتاکر بیع جائزہے۔

کھال

سابقہ بحث سے سامان زیبائش اورزیوارت میں جن جانوروں کی کھال کے استعمال کامعلوم ہواان میں سے سور، گدھااورہاتھی ہیں۔سور کے علاوہ باقی حیوانات کواگر ذبح کرلیاجائے توان کی کھال کودباغت کے بغیر بھی استعمال کرناجائزہے جیساکہ علامہ زیلعی نے مندرجہ ذیل عبارت میں اس کی وضاحت کی ہے۔

"وَلُحُومُ السِّبَاعِ وَشُحُومُهَا وَجُلُودُهَا بَعْدَ الذَّكَاةِ كَجُلُودِ الْمَيْتَةِ بَعْدَ الدِّبَاغِ حَتَّى يَجُوزَ بَيْعُهَا وَالِانْتِفَاعُ بِهَا غَيْرُ الْأَكْلِ لِطَهَارَتِهَا بِالذَّكَاةِ إلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيرِ" [21]

---

[20]- ابو المعالي محمود بن أحمد بن عبد العزيز بخاری (م616ھ)،المحيط البرهاني في الفقه النعماني فقه إمام أبي حنيفة رضي الله عنه(بیروت: دارالکتب العلمیۃ،1412ھ-2004م)،420:5۔

[21]- عثمان بن علي بن محجن زيلعي (م743ھ)، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ (القاہرۃ:المطبعۃ الکبری الامیریۃ،1313ھ)،51:4۔

(اور درندوں کا گوشت، ان کی چربی اور کھال ذکاۃ (شرعی طریقے سے ذبح) کے بعد پاک ہو جاتی ہے جیسے مردار کی جلد دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ذبح کے ساتھ پاک ہو جانے کی وجہ سے ان کو بیچنا اور کھانے کے علاوہ ان سے نفع اٹھانا جائز ہو جاتا ہے سوائے خنزیر کی جلد کے۔)

اس اقتباس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ اگر حرام جانور کو شرعی طریقہ کار کے مطابق ذبح کر لیا جائے تو سوائے خنزیر کے باقی تمام حرام جانوروں کی کھال کا بیرونی استعمال جائز ہوتا ہے۔

اور اگر کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا جائے تو وہ مردار کہلاتا ہے چاہے وہ حلال جانوروں میں سے تھا یا حرام میں سے اور مردار کی جلد دباغت سے پاک ہوتی ہے دباغت سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا عمل اختیار کیا جائے کہ اس کھال میں موجود نجس رطوبتوں کا خاتمہ ہو جائے۔ دباغت کے بعد مردار کی کھال کا خارجی استعمال جائز ہوتا ہے۔ جیسا کہ محمد ابی بکر رازی کی بیان کردہ مندرجہ ذیل عبارت میں ہے:

"وكل إهَاب دبغ طهر إِلَّا جلد الْخِنْزِير والآدمي" [22]

(انسان اور خنزیر کی جلد کے علاوہ ہر وہ جلد جس کو دباغت کیا جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔)

اس عبارت میں انسان اور خنزیر کے علاوہ تمام حیوانات کی کھال میں دباغت کے اثر کو بیان کیا گیا ہے۔

البتہ سور کی کھال کا استعمال کسی صورت میں جائز نہیں ہے چاہے اسے ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے اور چاہے اس کی دباغت کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو جیسا کہ علامہ کاسانی نے مندرجہ ذیل عبارت میں وضاحت کی ہے:

وَالصَّحِيحُ أَنَّ جِلْدَ الْخِنْزِيرِ لَا يَطْهُرُ بِالدِّبَاغِ[23]

(اور صحیح یہ ہے کہ خنزیر کی جلد دباغت کے پاس پاک نہیں ہوتی۔)

اس عبارت میں اس بات کی وضاحت ہوئی ہے کہ خنزیر کی جلد دباغت کے ساتھ بھی پاک نہیں ہوتی ہے۔

بال اور ہڈیاں اور دانت

سامان زیبائش اور زیورات میں سور، گدھے اور ہاتھی کے بال، دانت اور ہڈیوں کے استعمال کی بابت وضاحت سابقہ بحث میں ہو چکی ہے۔ سور کے علاوہ باقی حیوانات کے بال، دانت اور ہڈیاں پاک ہوتی ہیں چاہے انھیں ذبح کیا گیا ہو یا نہیں۔ جیسا کہ سنن الکبری میں امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے جس میں کہ نبی کریم ﷺ ہاتھی دانت کا کنگھا استعمال فرمایا کرتے تھے:

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺکان یمتشط بمشط عاج

---

[22]– ابو عبداللہ محمد بن أبي بكر بن عبد القادر رازی (666ھ)، تحفة الملوك (بیروت: دار البشائر الإسلامیة، 1417)5:32۔

[23]– علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1406ھ-1986م)، 1:86۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی (کریم) ﷺ ہاتھی دانت کی بنے ہوئے کنگھے سے کنگھی فرمایا کرتے تھے[24]

لسان العرب میں العاج کا معنی ہاتھی کی ہڈی بیان ہوا ہے:

"العاج عظم الفيل"[25]

البتہ جس جانور کو ذبح نہ کیا جائے اس کی ہڈیوں اور بالوں کا استعمال جائز ہوتا ہے۔ جیسا کہ علامہ داماد آفندی کی درج ذیل عبارت میں ہے:

"(وَيُبَاعُ عَظْمُهَا) أَيْ الْمَيْتَةِ (وَيُنْتَفَعُ بِهِ) أَيْ بِعَظْمِهَا.(وَكَذَا عَصَبُهَا وَقَرْنُهَا وَصُوفُهَا وَشَعْرُهَا وَوَبَرُهَا) لِطَهَارَةِ هَذِهِ الْمَذْكُورَاتِ۔[26]

(اور مردار جانور کی ہڈی کو فروخت کرنا جائز ہے اور اس سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے، اسی طرح اس کے پٹھے (عصب)، سینگ، اون، بال اور روئیں بھی (جائز الانتفاع ہیں)، کیونکہ یہ تمام مذکورہ اشیاء پاک ہیں۔)

مردار کی ہڈی کو بیچا جائے گا اور اس کی ہڈی سے نفع اٹھایا جائے گا اسی طرح اس کے پٹھے، سینگ، اون، بال سے بھی ان مذکورہ اشیاء کی طہارت کی وجہ سے۔

اس عبارت سے مردار کے ان اعضاء کی پاکیزگی کا حکم واضح ہوا ہے جن میں خون نہیں ہوتا ہے۔

فضلہ

تمام چوپاوں کا فضلہ ناپاک وحرام ہوتا ہے چاہے وہ پیشاب ہو یا گوبر ولید وغیرہ لیکن حلال حیوانات کے پیشاب کی نجاست اور حرام حیوانات کے پیشاب کی نجاست کے درجے میں فرق ہوتا ہے حلال حیوانات کا پیشاب نجاست خفیفہ میں شمار ہوتا ہے جب کہ حرام حیوانات کا پیشاب نجاست غلیظہ میں شمار ہوتا ہے۔ جیسا کہ حرام جانوروں کے پیشاب کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت میں علامہ شرنبلالی نے بیان کیا ہے:

"فالغليظة۔۔۔۔بول ما لا يؤكل"[27]

اس عبارت میں حرام جانوروں کے پیشاب کا حکم بیان ہوا ہے۔

---

[24]۔ ابو بکر احمد بن حسین البیہقی(م458ھ)،السنن الکبری(بیروت:دار صادر، س ن)،1:26۔

[25]۔ ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی الإفریقی(م711ھ)،لسان العرب(بیروت:دار صادر،1414ھ)،2:334۔

[26]۔ عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان(م1078ھ)مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر(بیروت:دار إحیاء التراث العربي، س ن)،2:59۔

[27]۔ حسن بن عمار بن علي شرنبلالي ،(م1069ھ)، مراقي الفلاح شرح متن نور الإيضاح(المکتبۃ العصریۃ،1425ھ-2005م)،41۔

حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم علامہ ابوالفضل موصلی نے مندرجہ ذیل عبارت میں بیان کیا ہے۔

"وَبَوْلُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ۔۔۔۔نَجَاسَتُهُ مُخَفَّفَةٌ" [28]

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

اس عبارت میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

اور نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ جس عضو پر لگی ہو اس کے چوتھائی حصے تک معاف ہوتی ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو پھر اس کو دھونا لازم ہوتا ہے جیسا کہ علامہ مرغینانی نے مندرجہ ذیل عبارت میں وضاحت کی ہے۔

وإن كانت مخففة كبول ما يؤكل لحمه جازت الصلاة معه حتى يبلغ ربع الثوب[29]

(اور اگر وہ نجاست خفیفہ ہو جیسے ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ نماز درست ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ کپڑے کے چوتھائی حصے تک پہنچ جائے۔)

اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ جن مصنوعات میں گائے کا پیشاب استعمال ہوتا ہے ان کے خارجی استعمال میں اس بات کو پیش نظر رکھا جائے کہ جس عضو یا کپڑے کے جس حصے پر استعمال کیا جائے وہ اس کے چوتھائی حصے تک نہ پہنچے۔

غیر دموی حیوانات کے استعمال حکم

غیر دموی حیوانات میں سے کوچنیل کا استعمال کاسمیٹکس کے سامان جیسے لپ اسٹک وغیرہ میں کیا جاتا ہے اس کا خارجی استعمال جائز ہے۔ کیونکہ غیر دموی حیوانات میں خون نہیں ہوتا ہے اس لئے ان کے مرنے کے ساتھ یہ نجس نہیں ہوتے ہیں اور جس مائع چیز میں ڈالیں جائیں وہ بھی نجس نہیں ہوتی ہے اور اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ چاہے یہ ان کی موت اس چیز میں واقع ہو یا چیز کے باہر کے باہر مریں اور پھر اس چیز میں ملا دیا جائے اور چاہے وہ چیز پانی ہو یا پانی کے علاوہ کوئی دوسرا مائع ہو۔ جیسا کہ علامہ زیلعی کی مندرذیل ذیل عبارت میں پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ اس امر کو بیان کیا گیا ہے۔

مَالَادَمَ بِهِ مَسْفُوحًالَايَتَنَجَّسُ بِالْمَوْتِ فَلَايَتَنَجَّسُ مَامَاتَ فِيهِ مِنْ الْمَائِعَاتِ وَقَوْلُهُ وَمَوْتُ مَالَادَمَ لَهُ فِيهِ يَشْمَلُ مَايَعِيشُ فِي الْمَاءِوَغَيْرِهِ، وَلَمْ يُشْتَرَطْ أَنْ يَمُوتَ فِي

---

[28]– ابوالفضل عبداللہ بن محمود بن مودود البلدحي،(م:683ھ)،الاختيار لتعليل المختار (القاہرۃ مطبعۃ الحلبي،1356ھ–1937م)،1:34۔

[29]– ابوالحسن برھان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی(م593ھ)، الھدایۃ في شرح بدایۃ المبتدي،(بیروت: داراحیاء التراث العربی، س ن)،1:37۔

الْمَاءِلِأَنَّهُ لَافَرْقَ فِي الصَّحِيحِ بَيْنَ أَنْ يَمُوتَ فِي الْمَاءِأَوْخَارِجَ الْمَاءِثُمَّ يُلْقَى فِيهِ وَكَذَالَافَرْقَ بَيْنَ الْمَاءِوَغَيْرِهِ مِنْ الْمَائِعَاتِ[30]

(جس جاندار میں بہنے والا خون نہ ہو، وہ مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا، لہٰذا جس مائع (سیال چیز) میں وہ مر جائے، وہ بھی ناپاک نہیں ہوتی۔ مصنف کا یہ قول کہ: 'جس میں بہنے والا خون نہ ہو، اس کا مر جانا' اس میں ان تمام جانداروں کو شامل ہے جو پانی میں رہتے ہیں اور ان کو بھی جو پانی کے علاوہ دیگر مقامات میں رہتے ہیں۔ نیز یہ شرط نہیں کہ وہ پانی ہی میں مرے، کیونکہ صحیح قول کے مطابق اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ پانی کے اندر مرے یا پانی سے باہر مرنے کے بعد اس میں ڈال دیا جائے۔ اسی طرح پانی اور دیگر مائع چیزوں کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں، یعنی دونوں صورتوں میں ان کے ناپاک ہونے کا حکم ایک ہی ہے۔)

اس عبارت میں پوری تفصیل کے ساتھ ان حیوانات کی موت کے بارے میں بیان ہوا جن میں خون نہیں ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ دور کی کاسمیٹکس، ذاتی نگہداشت (Personal Care) اور زیورات کی صنعت میں مختلف حرام حیوانات اور ان کے اجزائے ترکیبی کا استعمال ایک حقیقت بن چکا ہے، جس نے شرعی، اخلاقی اور صارفین کے حقوق سے متعلق متعدد نئے سوالات کو جنم دیا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجزاء صرف ایک یا دو حیوانات تک محدود نہیں بلکہ خنزیر، گدھا، ریچھ، ہاتھی اور دیگر حرام یا غیر ماکول جانوروں کے علاوہ بعض حشرات الارض سے بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان حیوانات کی چربی، ہڈیاں، کھال، خون، بال، پیشاب، پاخانہ اور دیگر مشتقات مختلف کریموں، موئسچرائزرز، لپ اسٹکس، صابن، شیمپو، خوشبوؤں، فیس ماسکس، جیلاٹن، آرائشی مصنوعات اور زیورات کی تیاری میں استعمال کیے جارہے ہیں۔ مزید یہ کہ بعض مصنوعات میں ان اجزاء کو براہِ راست ظاہر کرنے کے بجائے کیمیائی ناموں، تجارتی اصطلاحات یا E-Codes کے ذریعے درج کیا جاتا ہے، جس کے باعث عام صارف کے لیے ان کی حقیقت تک رسائی نہایت مشکل ہو جاتی ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی سامنے آیا کہ حیوانی اجزاء کے استعمال کا مسئلہ محض ان کے حیوانی ماخذ تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق حیوان کی شرعی حیثیت، اس کے دموی یا غیر دموی ہونے، ذبح شرعی، دباغت، نجاست و طہارت، استحالہ اور استعمال کی نوعیت جیسے متعدد فقہی اصولوں سے وابستہ ہے۔ اسی بنا پر تمام حیوانی اجزاء پر ایک ہی شرعی حکم عائد نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہر جزو کی شرعی حیثیت الگ الگ فقہی اصولوں کی روشنی میں متعین کی جائے گی۔

---

[30]– عثمان بن علي بن محجن زيلعي (م743ھ)، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ (القاهرة: المطبعة الكبرى الاميرية، 1313ھ)، 1:23۔

تاہم یہ امر اپنی جگہ مسلم ہے کہ جہاں حرام اور نجس اجزاء کو ان کی اصل حقیقت پر برقرار رکھتے ہوئے کاسمیٹکس یا زیورات میں استعمال کیا جائے وہاں مسلمانوں کے لیے ان کے استعمال سے اجتناب ضروری ہے، جبکہ جن صورتوں میں فقہی اصولوں کے مطابق حکم میں تبدیلی واقع ہو، وہاں ان کا فیصلہ بھی انہی اصولوں کی روشنی میں کیا جائے گا۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر نہ صرف مسلم صارفین پر لازم ہے کہ وہ مصنوعات کے اجزائے ترکیبی کے بارے میں آگاہی حاصل کریں بلکہ صنعت کاروں، درآمد کنندگان، حلال سرٹیفکیشن اداروں اور متعلقہ سرکاری اداروں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مصنوعات میں شامل حیوانی اجزاء کی مکمل اور شفاف معلومات فراہم کریں اور حلال متبادل اجزاء کی تحقیق و ترویج کو فروغ دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک میں ایسے مؤثر قانونی اور نگرانی کے نظام کی ضرورت ہے جو کاسمیٹکس اور زیورات کی صنعت میں شرعی معیارات کی پابندی کو یقینی بنائیں، تاکہ صارفین کو ایسے حلال، پاکیزہ اور قابلِ اعتماد متبادل میسر آئیں جو اسلامی تعلیمات، مقاصدِ شریعت اور صحت عامہ کے تقاضوں سے مکمل ہم آہنگ ہوں۔

نتائج بحث

مندرجہ بالا بحث سے ہم درج ذیل اہم نتائج پر پہنچتے ہیں:

1. اس تحقیق سے یہ حقیقت واضح ہوئی کہ عصر حاضر کی کاسمیٹکس اور زیورات کی صنعت میں مختلف حیوانی اجزاء، مثلاً چربی، کھال، ہڈیاں، بال، خون، فضلہ، ہاتھی دانت اور بعض حشرات الارض سے حاصل ہونے والے اجزاء بڑے پیمانے پر استعمال کیے جا رہے ہیں، جن میں سے متعدد شرعاً حرام ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔
2. اسلامی شریعت میں تمام حیوانی اجزاء کا حکم یکساں نہیں ہے، بلکہ ہر جز کے بارے میں اس کے ماخذ، طہارت و نجاست، حیوان کی نوعیت، اور اس پر شرعی تذکیہ یا دباغت کے تحقق کی بنیاد پر الگ الگ حکم عائد ہوتا ہے۔
3. خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس لیے اس کے تمام اجزاء، خواہ چربی، کھال، ہڈیاں یا بال ہوں، کسی بھی صورت میں پاک نہیں ہوتے اور ان کا استعمال شرعاً ناجائز ہے، خواہ وہ بیرونی استعمال ہی کے لیے کیوں نہ ہوں۔
4. خنزیر کے علاوہ دیگر حرام خون والے جانوروں کی کھال دباغت یا شرعی ذبح کے بعد پاک ہو جاتی ہے، جبکہ ان کی ہڈیاں، بال، سینگ اور ایسے اعضاء جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، فقہ حنفی کے مطابق مخصوص شرائط کے ساتھ قابلِ استعمال ہیں۔

5. غیر دموی (بغیر بہنے والے خون والے) حیوانات، مثلاً کوچنیل (Cochineal Insect)، سے حاصل ہونے والے اجزاء اصلِ طہارت کے اصول کی بناپر نجس قرار نہیں دیے جاتے، لہٰذا ان کے بیرونی استعمال کی گنجائش موجود ہے، الا یہ کہ کوئی دوسری شرعی ممانعت پائی جائے۔
6. کاسمیٹکس میں استعمال ہونے والی حرام حیوانی چربی، خون یا دیگر نجس اجزاء کا شرعی حکم ان کی مقدار، غلبہ، اور مصنوعات کی ترکیب پر بھی موقوف ہے۔ اگر نجس جز غالب ہو تو ایسی مصنوعات کا استعمال جائز نہیں، جبکہ فقہی ضوابط کی رعایت کے ساتھ بعض صورتوں میں بیرونی استعمال کی گنجائش پیدا ہو سکتی ہے۔
7. موجودہ کاسمیٹکس انڈسٹری میں اجزائے ترکیبی کی عدم شفافیت اور حرام حیوانی مواد کے وسیع استعمال کے باعث مسلم صارفین کے لیے شرعی طور پر محتاط رہنا ناگزیر ہے۔ اس لیے مصنوعات کی مکمل لیبلنگ، مستند حلال سرٹیفکیشن اور حکومتی نگرانی وقت کی اہم ضرورت ہے۔
8. یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ جدید کاسمیٹکس اور زیورات کی صنعت میں شرعی اصولوں کی رعایت کرتے ہوئے حلال اور پاکیزہ متبادل اجزاء کو فروغ دینا، اسلامی اخلاقی اقدار کے تحفظ، صارفین کے اعتماد کے استحکام، اور حلال کاسمیٹکس کی صنعت کی پائیدار ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔

Bibliography

1. Al-Bukhārī, Burhān al-Dīn Maḥmūd ibn Aḥmad. Al-Muḥīṭ al-Burhānī fī al-Fiqh al-Nuʿmānī.
2. Al-Dāmād Afandī, ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad ibn Sulaymān. Majmaʿ al-Anhur fī Sharḥ Multaqā al-Abḥur. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.
3. Al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr ibn Masʿūd. Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ.
4. Al-Marghīnānī, Burhān al-Dīn ʿAlī ibn Abī Bakr. Al-Hidāyah fī Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī.
5. Al-Mawṣilī, ʿAbd Allāh ibn Maḥmūd ibn Mawdūd. Al-Ikhtiyār li-Taʿlīl al-Mukhtār. Cairo: Maṭbaʿat al-Ḥalabī, 1937.
6. Al-Rāzī, Zayn al-Dīn Muḥammad ibn Abī Bakr. Tuḥfat al-Mulūk. Beirut: Dār al-Bashāʾir al-Islāmiyyah, 1417 AH.
7. Al-Shaybānī, Muḥammad ibn al-Ḥasan. Al-Aṣl (al-Mabsūṭ). Karachi: Idārat al-Qurʾān wa al-ʿUlūm al-Islāmiyyah.
8. Al-Shurunbulālī, Ḥasan ibn ʿAmmār. Marāqī al-Falāḥ Sharḥ Nūr al-Īḍāḥ. Beirut: Al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, 2005.
9. Al-Zaylaʿī, ʿUthmān ibn ʿAlī. Tabyīn al-Ḥaqāʾiq Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq.
10. Newspapers
11. Daily Jang (Karachi). February 22, 2016.
12. Daily Pakistan. January 14, 2016.
13. Daily Pakistan. September 4, 2015.
14. Daily Pakistan. September 27, 2018.
15. Daily Pakistan. April 23, 2022.

Online Sources

16. BBC Urdu. "Article on Cosmetic and Animal-Derived Products." Accessed May 9, 2026.
17. Deutsche Welle Urdu. "Article on Ivory and Wildlife Trade." Accessed May 9, 2026.
18. Express News. "Article on Cosmetics." Accessed May 9, 2026.
19. NDTV. "Day after Fatwa, Ramdev's Patanjali Says Cow Urine Used in Five Products." Accessed May 9, 2026.
20. Samaa TV. "Report on Cosmetics and Animal-Derived Ingredients." Accessed May 9, 2026.